## سوال

(378)اگر شوہر بیوی کو مارے پیٹے تو کیا اس کے لیے طلاق کا مطالبہ درست ہے ؟

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے اپنے خیال میں ایک مسلمان اور صالح شخص سے شادی کی جو اللہ تعالیٰ کے دین کو بلند کرنے کا کام کرتا تھا۔ چار سال قبل جب ہماری منگنی کے دن تھے تو میں نے اس سے اپنے تعلقات قائم کرنا چاہے اس لیے کہ وہ میرے بارے میں غلط قسم کے کلمات استعمال کرتا تھا جس سے مجھے تکلیف ہوتی اور میرے خیالات کو بھی ٹھیس پہنچتی۔ لیکن اس نے وعدہ کیا کہ شادی کے بعد وہ بہت ہی زیادہ نرم دل ہو جائے گا اور اس وقت اس کی سختی کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ کام نہیں کرتا میں نے اس پر بھروسہ کرتے ہوئے اس سے شادی کر لی۔

مگر جب ہم نے شادی کر لی تو معاملہ اور بگڑ گیا اور وہ مجھے جسمانی طور پر تکلیف دینا شروع ہو گیا حتیٰ کہ وہ مجھے گھونسے مکے مارنے لگا اور میری گردن بھی دبانے لگا، بالآخر آٹھ ماہ قبل میرے والدین کو بھی اس معاملے کا علم ہو گیا۔ اب میں کچھ ہفتوں کے لیے اسے چھوڑ کر اپنے والدین کے گھر چلی گئی ہوں میرے والدین کہتے ہیں کہ تم اپنے خاوند کو ایک اور موقع دو اس لیے کہ ممکن ہے تم دوسرے شخص سے شادی کرو تو وہ اگر اس سے زیادہ برا نہ ہو تو اسی جیسا ہو۔ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ جتنی بھی مطلقہ عورتیں ہیں ان کا چکر یہی ہے کہ ان کے دوسرے خاوند پہلے سے بھی بدتر ہوتے ہیں۔ میرا خاوند ہمارے ہاں آیا اور معذرت کر کے قطعی پختہ عہد کیا کہ وہ اپنے اسلوب میں تبدیلی لائے گا اور ہر معاملے میں باریک بینی سے کام لے گا اور تکلیف دینے سے باز رہے گا۔

ہمارے درمیان یہ معاہدہ ہوا کہ میں اس کے پاس جاؤں گی تاکہ یہ دیکھ سکوں کہ وہ حقیقتاً بدلا ہے کہ نہیں۔ اس کے پاس آنے کے بعد کچھ ہی عرصہ اس کی حالت بدلی وہ میرے ساتھ غلط قسم کی کلام کرتا، میرے احساسات کو مجروح کرتا اور تھوڑی بہت جسمانی اذیت بھی دیتا۔ تو کیا اب میرے لیے اس سے طلاق کا مطالبہ جائز ہے ؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ ان مصائب میں آپ کا تعاون فرمائے اور آپ کے لیے صبر کرنے والوں جیسا عظیم اجر لکھے بلاشبہ وہ بہت ہی جود و سخا اور کرم کا مالک ہے۔ خاوند کے لیے ضروری ہے کہ اسے علم ہو کہ وہ مسئول ہے اور اسے اس کی رعایا کے بارے میں باز پرس ہوگی اور اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنے گھر والوں کے ساتھ حسن معاشرت اختیار کرنا فرض کیا ہے اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"خیرکم خیرکم لأہلہ"

"تم میں سب سے اچھا وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے اچھا ہو۔" ( صحیح : صحیح الجامع الصغیر(3314)

سوال کرنے والی بہن آپ کے متعلق گزارش ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک برے اخلاق کے مالک آدمی کے ساتھ آزمائش میں ڈالا ہے جو کچھ سوال میں ذکر کی گیا ہے اس کی بنا پر آپ کے لیے جائز ہے کہ آپ طلاق کا مطالبہ کریں (جسے خلع کا نام دیا جاتا ہے) اس لیے کہ اس طرح کے لوگوں کے ساتھ زندگی نہیں گزاری جاسکتی، ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اسکے بدلے میں کوئی بہتر اور اچھا شوہر عطا فرمادے اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور شخص نہ مل سکے اور آپ فتنہ میں پڑنے کا خدشہ محسوس نہ کریں یا حرام کاری کام نہ پڑیں تو آپ کا شادی کے بغیر ہی اپنے گھر میں باعزت رہنا اس آدمی کے ساتھ رہنے سے بہتر ہے۔ لیکن اگر آپ کو یہ خطرہ ہو کہ آپ فتنہ میں مبتلا ہوجائیں گی یا حرام کام میں پڑھ جائیں گی تو پھر اس شخص کے ساتھ ہی رہتے ہوئے دنیا کی اذیتوں پر صبر کرنا اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بہتر ہے۔ (شیخ محمد المنجد)

*ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب*

## [فتاویٰ نکاح و طلاق]

# ص464

## *محدث فتویٰ*